یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے ۔ عـہ
رئیساء و جاگیرداروں سے ۔ للعـہ
عام خریداروں سے ۔ للعـہ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و رسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

پس حدیث مصطفیٰ جان مسلم است ✣ ... ✣ ... ✣

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۳ ✣ ... ✣ نمبر ۳۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند سنت درج ہونگے۔

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری

انجمن مصلح الاخوان

مسلمانوں کی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے کئے دن ان میں طرح طرح کے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ مذہبی اختلافات تو اس درجہ مضر نہ تھے۔ اگر ان کو اسی حد پر رکھا جاتا جس پر وہ سلف سے خلف تک پہونچی تھی۔ مگر چونکہ ان اختلافات میں ذاتی رنجشوں کو ملا دیا گیا ہے۔ اسلئے نتائج بد پیدا ہونے لگے مذہبی اختلافات کے علاوہ ذاتی کدورتیں اور رنجشیں آئے دن مسلمانوں کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ مفت سنئے دن مقدمات دیوانی اور فوجداری کے ہنگامے قائم ہیں۔ ان حالات کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آٹھ آٹھ آنسو نہ روتی ہو۔ کون دل ہے جو اس صدمہ سے نہ کڑھتا ہو۔ اسلئے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جو ہمدردان قوم کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے کہ اس مرض کے علاج کے لئے ایک انجمن قائم ہو جو مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کیا کرے۔ اس کا فرض ہوگا کہ جہاں کہیں دو برادریوں میں یا دو شخصوں میں کسی قسم کی رنجش ہو وہ مٹانے کی کوشش کرے۔

قومی طور پر تو اس کام کی جو ضرورت ہے وہ مخفی نہیں۔ مذہبی طور پر جو ہدایت ہے اس کے متعلق ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:-

الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین

یعنی حضور رسالت فرماتے ہیں کیا میں تم کو ایک ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز۔ روزہ اور خیرات۔ صدقات سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں حضور فرمائیے تو آپ نے فرمایا وہ کام باہمی اصلاح کرنا ہے۔

دیکھئے **اصلاح** کا رتبہ حضور نے کیا فرمایا۔ اور اسلامی کاموں کے لئے تو ہر جگہ کم و بیش انجمنیں ہیں مگر اس ضروری کام کے لئے مخصوص کوئی انجمن نہیں اسلئے ایسی انجمن کا وجود نہ صرف امرتسر میں ضروری ہے بلکہ ہر ایک شہر۔ قصبہ اور دیہات میں بھی ضروری ہے۔ اس انجمن کا فرض یہ ہوگا۔ کہ کسی کے مذہبی امور میں مداخلت کرے بلکہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں میں نزاعات اور بے جا شقاق کو دور کرنے کی کوشش کرے اسلئے اسکے ممبر جملہ کلمہ گو مسلمان ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ کل ہمعصر **وکیل** اور **اہل فقہ** بھی اس کی تائید میں بہت کچھ لکھینگے

جو صاحب ایسی ضروری اور مفید انجمن کے ممبر بننا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ ہے۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ عہ نمبر ۲ شائع ہو چکا ہے۔ منیجر مرقع قادیانی امرتسر

اصلاح دین کا کارروائی شروع کیجائے
دکار رخیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست

نیا بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

آجکل کے مناظرہ میں جہاں کئی ایک خوبیاں ہیں ایک سخت عیب یہ ہے کہ مخالف کی نسبت بہتان لگا کر بعض لوگ فتحیابی چاہتے ہیں۔ مگر یہ عادت غالباً انہیں لوگوں کی ہے جو خود بھی جانتے ہیں کہ راست گوئی سے فتح نہ ہوگی۔ جماعت اہلحدیث کی نسبت مدت تک یہ بہتان رہا کہ رسول اللہ کو نہیں مانتے۔ پھر جب پبلک نے اسکو بہتان جانا تو یہ مشہور کیا کہ درود نہیں پڑھتے۔ اسکو بھی جب پبلک نے محض فضول بیجا سمجھا تو اب ایک نیا شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین نہیں مانتے۔ چنانچہ اخبار اہل فقہ ۲۸ جون میں امرتسری ایک مراسلت نکلی ہے جسکا شروع یوں کیا گیا ہے:۔

"اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۷ء میں دیکھا کہ آیت کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے رسول اللہ مگر رحمت واسطے تمام عالموں کے) میں لفظ رحمت کو اخبار مذکورہ بالا کے ایڈیٹر نے مفعول لہٗ بنایا جسکی غایت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کاملہ کی نفی کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ تیار کریں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ" اہل فقہ ۲۸ جون ۱۹۰۷ء

اس امرتسری تحریر کا تو رنج نہیں کیونکہ اس کے راقم کو اہلحدیث سے کئی ایک قسم کے رنج جمع ہیں۔ ممکن ہے انہی کا یہ نتیجہ ہو۔ رنج بلکہ تعجب ہے تو یہ ہے کہ عصر جدید کے الگ تھلگ رہنے والے قابل اڈیٹر نے بھی یہی عاید نہ بہتان اہلحدیث پر لگا دیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اخبار اہلحدیث امرتسر۔ اہل فقہ امرتسر۔ اصلاح سارن میں سہ گوشہ جنگ جاری ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے ایک سوال کے جواب میں لکھدیا تھا کہ آنحضرت کو رحمۃ للعالمین کہنا غلط ہے اور قرآن کی آیت کے معنی یہ ہیں۔ خدا نے رحم کر کے ان کو بھیجا کہ جو ان کی سچی پیروی کرے اسپر رحم کیا جاویگا۔ نہ یہ کہ آپ کی ذات بابرکات تمام عالموں کے لئے خود رحمت ہے۔ اخبار اہل فقہ اور رسالہ اصلاح نے اسپر سخت گرفت کی اور بجا اعتراض کیا۔" عصر جدید بابت جولائی ۱۹۰۷ء

تعجب اور افسوس کی وجہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی جس عبارت پر جھگڑا ہے اسکو رسالہ اصلاح اور اہل فقہ نے خود نقل کیا ہے جس میں اس بہتان کی کافی تردید ہے۔ چنانچہ اہل فقہ ۲۸ جون کے پرچہ میں نامہ نگار مذکور خود اہلحدیث کی عبارت بایں الفاظ نقل کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"ہاں بارہا آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو ہمارے ہاں کی غلطی سے ہر ایک مشہور ہے۔ یعنی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ چنانچہ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اتنے مضمون سے کوئی ایماندار انکار نہیں کر سکتا مگر یہ آیت موصوفہ کا مطلب نہیں۔ نحو کے قاعدہ کی رو سے اس آیت میں لفظ رحمت مفعول لہٗ ہے جسکی بابت نحویوں کا قول ہے کہ وہ حقیقتاً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمروا تادیبا یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کو مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے"

اس عبارت میں جتنے حصہ پر ہم نے خط دیا ہے صاحب عصر جدید اور راقم مراسلت اگر غور اور انصاف سے دیکھتے تو کبھی یہ الزام اور بہتان نہ لگاتے جو انہوں نے لگایا۔ عصر جدید کی نسبت ہمیں گمان ہے کہ وہ باوجود وکیل ہائیکورٹ ہونے کے مخالف کے بیان سے متاثر ہوا ہے ورنہ اُسنے اصلی عبارت اہلحدیث کی نہیں دیکھی۔

اتنا ضرور یہ ہے کہ آیت کریمہ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے معنی نحوی قاعدہ کے مطابق کئے ہیں۔ ہماری تحقیق میں رحمت مفعول لہٗ ہے مگر صاحب مراسلت اسکو صحیح نہیں مانتا۔ لیکن شکر ہے کہ اسی اہل فقہ کا پھلواروی ہونہار نامہ نگار (جسی ۲۸ کے پرچہ میں دیانتداری کے ساتھ بہتان بازی کی ہے) اصل نزاع تکنیک ہماری ترکیب کی تصحیح اور صاحب مراسلت کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:

"اس آیت کے متعلق ہماری آپکی اصل نزاع تو یہ ہے کہ لفظ رحمت کو آپ مفعول لہٗ بتلاتے ہیں اور میں مفعول نہ اسکو حال قرار دیتا ہوں۔ آپ کی تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرسل ہونا لوگوں پر خدا کی رحمت ہے۔ اور میری پیش کردہ تفسیر کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضور کو عالم رحمت (ذو رحمت یا رحیم) بنایا ہے۔ نحوی قاعدہ سے دونوں ترکیبیں صحیح اور ہر دو تفسیریں ٹھیک ہیں۔ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر صاحبان نے بھی

ahmadimuslim.de

اب تو مرزائیوں کے بول گئے

... ہوں ذ جموں
... یا وگجرات جہلم
... بلہ۔ لاہور۔ امرتسر
... بالہ میرٹھ اور دہلی
... مرزائیوں کو مات کردیا ہے
... انجیل مقدس سے اسلام
... شہادتیں مندرج
... حضرت عیسٰیؑ کے
... متعلق جو قصہ انجیل کو
... شمعون بنگاری
... اسلئے قدیمی مسیحی
... مسیحی یعنی مرزائی
... کر ہیں میں قیمت ۳/
... قدس سے انکار صلیب ۳/
... بعد قبلہ ثانی ۳/
... مجید کا انجیل مقدس
... ذکر کرنا ہے غلطیوں کو
... اسماعیل قربانی
... مسیح کا ختنہ کرانا
... مریم کی قابلیتوں کا
... نبی کا آنا
... ہو کر غلط بیان کا
... ت ۲/
... بسمیں انجیل
... خاتم النبیین
... بیان کرتا ہو کر
... محمدیہ کا۔
... اسمیں مرزا
... لیے اشتہار مختصر

اسی کالم میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جو علمی قاعدہ مفعول لہٗ کا لکھا ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں اہل فقہ کے امرتسری نامہ نگار کا جواب پہلواروی نامہ نگار نے کافی دیدیا ہے۔ اسلئے ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ واقعی بات یہی ہے جو اس ہونہار نامہ نگار نے لکھی ہے کہ تنازع صرف ایک ترکیب نحوی میں ہے نہ کسی عقیدہ میں۔ جیساکہ پہلے دونو صاحبوں نے سمجھا اور غلطی سے بہتان تک نوبت پہونچائی۔ جسپر ہمیں یہ کہنے کا موقع ملا ہے

چو بشنوی سخنِ اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ہاں پہلواروی ہونہار نے جو ہم سے مطالبہ کیا ہے وہ بھی معقول ہے لکھتا ہے کہ:۔

"ہاں اگر آپ کا یہ دعوی یا خیال ہو کہ بلاغت و معانی کے قاعدہ سے یہی معنی (مفعول لہٗ) کو ترجیح ہے تو اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے جو ثبوت لائے اور کوئی ایسی مثال مع ثبوت پیش کیجئے کہ کوئی ایسا لفظ جو بقاعدہ نحو مفعول لہٗ و حال دو نوں بن سکتا ہو اسکو مفعول لہٗ قرار دینا اولی و ارجح ہے۔"

پس اب ہمارے ذمہ صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ترکیب کو راجح ثابت کریں۔ پس بغور سنئے۔ حال کی تعریف ہے کہ ما یبین ہیئت الفاعل او المفعول یعنی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت بیان کرے وہ حال ہے۔ حال کی نسبت جمہور نحویوں کا مذہب ہے کہ مشتق ہونا چاہیئے نہ کہ مصدر۔ شارح جامی نے بنا لمصنف اگرچہ اس شرط سے انکار کیا ہے تاہم اتنا مانتے ہیں ان الاغلب فی الحال الاشتقاق یعنی اس میں شک نہیں کہ حال اکثر اوقات مشتق ہوتا ہے نہ مصدر نہ جامد۔ علاوہ اس کے مانا کہ حال مصدر بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مصدر بمعنی مشتق ہوکر حال بنیگا نہ بمعنی مصدری چنانچہ تم نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت۔ ذو رحمت یا رحیم بنایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مصدر کو بمعنی مشتق لینا مجاز ہے اور یہ تو عام قاعدہ مسلمہ ہے کہ مجاز بوقت تعذر حقیقت ہوتا ہے یعنی جب تک حقیقت ممکن ہو مجاز کا ارتکاب ناجائز ہے۔ علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ پس رحمت کا لفظ آیت کریمہ میں جب مصدر ہے اور اس کو بمعنی مصدری لیکر مفعول لہٗ بنانا آپ بھی جائز مانتے ہیں تو پھر مجاز کا ارتکاب قاعدہ مذکورہ کی رو سے کیونکر جائز ہوگا۔ علاوہ اس کے حال چونکہ عامل کے لئے ایک قید ہے اسلئے اس کی اصل یہ ہے کہ وہ منتقلہ ہوتا ہے اور آیت کریمہ میں حال منتقلہ ماننے سے لازم آئیگا کہ آنحضرت سے بعد ارسال رحمت کا وصف مسلوب ہو جس سے وہی خرابی آپ پر لازم آئیگی جو ہم پر بہتان لگایا گیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ حال مستمرہ بھی ہوتا ہے مگر مستمرہ ہونا اس کیلئے مجاز ہے نہ حقیقت۔ ورنہ اپنے عامل کیلئے قید نہ بن سکیگا۔ یہ ہے ہماری ترکیب کے رجحان کی دلیل۔ مختصر یہ کہ ہماری ترکیب میں نہ خلاف جمہور لازم آتا ہے نہ ارتکاب مجاز جو بوقت امکان حقیقت حرام ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ مفسرین کے دو قول ہیں لیکن کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم ان میں غور کرکے صحیح یا اصح قول کو اختیار کریں۔ اگر نہیں تو علوم کے حاصل کرنے میں کیوں وقت لگایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اپنے علم سے کام نہ لو صرف گزشتہ مفسرین کی کاسہ لیسی کرو وہ حقیقت میں یا تو علم سے آشنا نہیں یا اُسے ناقابل استعمال جانتے ہیں۔

اہل فقہ کے نامہ نگار و!

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم + لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے

رہی یہ بحث کہ رحمت للعالمین میں العالمین سے کیا مراد ہے سو اسکی تحقیق کچھ مشکل نہیں اگر علما کی نوش اعتقادیوں سے نظر اٹھالیجائے اور قرآن مجید کو اس مضمون کی تفسیر تلاش ہو تو بالکل سہل امر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا شان میں ارشاد ہے رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ یعنی یہ ایمانداروں کے لئے رحمت ہیں۔ ایک مقام پر فرمایا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن مومنوں کے لئے رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے سراسر نقصان ہے۔ قرآن اور نبی اس صفت میں مترادف ہیں جنکو لیئے قرآن رحمت ہے انہی کے لئے نبی رحمت ہے جنکو لیئے قرآن موجب ہلاکت ہے انہی کے لئے نبی بھی موجب تباہی ہے پس قرآن کی تفسیر قرآن سے تلاش ہو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سہ

مہتری در قبول فرمان ست
ترک فرمان دلیل حرمان ست

اہل قرآن

لاہور کے اہل قرآن مولوی صاحب سے ہم نے سوال کیا تھا کہ آپ نے جو حکم دے رکھا ہے کہ جو کوئی ہماری طرح نماز نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ کسی آیت میں یہ قاعدہ

... بوعنوہ ہو یکیے ثبوت قیمت ار المشتہر عبدالواحد حاجی ابا ... ریفارمر۔ جموں۔

مقرر ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے پڑھو اور فلاں کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔ مہربانی کر کے اس کا جواب عنایت کریں۔

آریوں کی خوشی سے ہمیں بھی خوشی ہے

آگرہ کے اخبار مسافر کے اڈیٹر پنڈت بہو جدت پر غلط نویسی کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے تین دفعہ مقدمہ چلایا گیا تو پنڈت جی نے اس روز کو مبارک سعد کہا تھا جس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی تھی کہ آریہ سماج میں اس مقدمہ کی وجہ سے ایک نئی رسم جاری ہو جائیگی۔ اسلئے ہم اس دن کو مبارک دن کہتے ہیں۔ ہم نے انہیں دنوں لکھا تھا کہ آپ کی اس خوشی میں ہم بھی شریک ہیں۔ لیکن مقدمہ کے نتیجے پر مزید خوشی کا اظہار ہوگا۔ اسلئے فیصلہ کا انتظار رہا۔ الحمد للہ کہ انتظار رفع ہوا۔ آریہ گزٹ ۷ جولائی کے دیکھنے سے ہم کو جو رنج ہونا چاہیے تھا وہ بپاس خاطر پنڈت جی خوشی سے بدل گیا یعنی پنڈت جی کو ایک **مہینہ کی سخت قید ہوئی** جس کی بقول آریہ گزٹ اپیل بھی ہوگی۔

آج ہا لئے افسوس کا موقع تھا کہ ہمارا ایک اسلامی ہم مقابل ایک مہینہ کے لئے ہماری نظر سے غائب ہوتا ہے مگر کیا کریں جس کی خاطر ہم نے رنج کرنا تھا۔ جب وہی اس دن کو مبارک روز کہتا تھا تو لاچار ہم بھی بقول سے

راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تری رضا ہے

موصوف مذکور کو مبارکباد کہتے ہیں۔ ہاں اتنا اور بھی عرض کرتے ہیں سے

جناب شیخ کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے

نکما وہ بڑی شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

تقلید

(از جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جمالپور ضلع مونگیر)

آج وہ تحریریں دو شخصوں کی یک محبوب شاہ حنفی اور دوسری محمد غوث حنفی کی جو پرچہ مورخہ ۸ ماہ حال اہلحدیث میں مندرج ہے میری نظر سے گذری۔ گو ان دونوں نام کے حنفیوں نے اپنے مقابلین اہلحدیث کو کلمات واہیات سے جو شان اہل علم سے بعید ہے بلکہ یہ کام ... ہیوں اور نامہذبوں کو ... ہی یاد ہے ہیں مگر ہم حتی المقدور ایسے کلمات نامہذب سے احتراز کریں گے صرف نفس دعاوی اور دلائل سے بحث کرینگے۔ ان دونوں صاحبوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ ہرگز ان کے مدعا پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ ان کے ہی مذہب پر ان کے زد پڑتے ہیں۔ سنو آپ تقلید کا معنی بیان کر کے (کسی کی بات بے دلیل مان لینا) اس کی دو قسم ہیں حرام اور واجب۔ حرام آپ نے اس کو کہا ہے جو مقابلہ قرآن و حدیث کے آبائی رسوم کو پیش کر کے مگر آپ نے آبائی رسوم کی تفصیل و تحقیق نہ کی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ تقلید مروجہ رسوم آبائی میں داخل ہے یا اس سے خارج۔ اب مجھ سے سنئے یہ تقلید مروجہ جسمیں آجکل متعصب حنفیہ مبتلا ہیں منجملہ رسوم آبائی ہے کیونکہ یہ بات دین میں بلا اجازت شریعت غرا بائی جاوے اور وہ محدث ہو اور وہ بتقلید آبا کے چلی آوے وہ طریقہ رسم آبائی ہے۔ آپ اس تقلید مروجہ کا ثبوت دیں کہ شارع او رہانی اسلام نے کس جگہ اس کی اجازت دی ہے اگر آپ نہ دیں اور ہرگز نہ دے سکینگے تو میں ہی آپ کی خاطر سے اس کا رسم آبائی ہونا دکھلاتا ہوں۔ غور سے سنو علامہ ابن امیر الحاج حنفی شرح تحریر میں جو اصول حنفیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے فرماتے ہیں ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم و مفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم و لا یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی۔ مفاد عبارۃ مذکورہ کا یہ ہوا کہ تقلید شخصی کی حرمت پر اجماع ہے۔ کہئے اب بھی تقلید شخصی کے رسوم آبائی ہونے میں کسر ہے اگر کچھ کسر باقی ہے تو اور سنئے۔ آپ کے مستند مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں تحت آیت ما الفینا علیہ اباءنا کے فرماتے ہیں۔ درین آیت اشارہ است بابطال تقلید بد و طریق الخ اور آپ کے مستند مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فوز الکبیر میں فرماتے ہیں۔ اگر نمونہ یہود خواہی ببیتی علماء سوء را کہ طالب دنیا باشند و خوگرفتہ بتقلید سلف و معرض از کتاب و سنت و تعمق و تشدد و استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدا ساختہ باشند تماشا کن کانہم ہم انتہی یعنی اگر نمونہ یہود کا دیکھنا ہو تو ان مقلدین کو دیکھ لو۔ اگر آپکا نیچ ... ہو نگے نہ حق پوش تو ان اقوال کو بغور سمجھکر اس تقلید مروجہ کو رسم آبائی بلکہ رسم یہود سمجھکر اپنے ہی اس کلام مندرجہ اہل الفقہ (کہ کتب فقہ و تفاسیر وغیرہ میں بھی تقلید کی مذمت مذکور ہے تاکہ اہل ذم سمجھکر تقلید سے دست بردار ہو کر متبع سنت ہو جاوینگے ورنہ اپنے منہ سے مذموم ٹھیرینگے۔

ahmadimuslim.de

اور دوسری قسم تقلید کی نسبت آپ یہ فرماتے ہیں کہ بحکم آیت فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھکر اسپر عمل کرنا واجب ہے میں کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ یہ آیت بیان حکم تقلید میں واقع ہے یا نہیں۔ اس سے تقلید شخصی کا ثبوت نہیں ہوتا ہے جسکو مدعی آجکل کے حنفی ہیں۔ مفاد آیت سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اہل علم سے بوقت لاعلمی کے پوچھ لو۔ جسمیں تخصیص کسی شخص کی نہیں بلکہ بصورۃ تخصیص کے تعمیم کو محض قیاس ورائے سے خاص کرنا آیت کو منسوخ کرنا ہے اور یہ باطل ہے۔ دیکھو اپنا اصول فقہ۔ علاوہ اس کے اس آیت سے جو تقلید کا حکم نکلتا ہے وہ جاہل کے لئے ہے۔ پھر آپ لوگ یعنی مذہب حنفی کے مولویوں کو تو غیر مقلد ہونا چاہئے مولوی ہوکر جو تقلید کرتے ہو تو وہ آیت سے نہیں معلوم ہوتا۔ اب دو ہی صورتیں ہے یا تو علمائے مذہب حنفیہ آج سے غیر مقلد ہوجاویں ورنہ اپنے جہل کے مقر ہوں

لطیفہ۔ حنفیہ اپنی دلیلوں میں قرآن اور احادیث نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہی کہتے وہ بکتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔ کیونکہ غیر مجتہد کو تقلید واجب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن وحدیث ہم نہیں سمجھتے۔ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ قرآن وحدیث سمجھتے ہی نہیں ہیں اور پھر قرآن وحدیث کو اپنے خصم کے مقابلہ میں بے سمجھی سے پیش بھی کرتے ہیں۔ بھائی بڑے شیر بہادر ہو کہ عقل ونقل دونوں سے لڑتے ہو۔ اقرار بھی کرتے ہو اور انکار بھی کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ ہم جو کچھ قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس بنا پر ہے کہ امام اعظم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ یہ محض کذب ہے اس جگہ صرف آپ سے اسی قدر سوال ہے کہ آپ کے امام ہمام نے آیت فاسئلوا اھل الذکر کا یہ مطلب کس جگہ لکھا ہے۔ اگر ثبوت نہ دیسکو تو اسی طرح اور آیات واحادیث کے سمجھنے کا حوصلہ کرکے عامل بالحدیث ہوجاؤ اور ہار تقلید کا گلے سے نکال ڈالو۔

آپ فرماتے ہیں۔ (اور یہ تقلید غیر مجتہد کے لئے بدلائل عقلیہ ونقلیہ واجب العمل ہے) میں پوچھتا ہوں کہ غیر مجتہد کے تحت میں دو فرد ہیں۔ ایک عالم غیر مجتہد اور دوسرا عامی جاہل اگر آپ کا مطلب دونوں سے ہے تو غیر مجتہد عالم کو تقلید کے وجوب کو آیت مستدلہ آپ کی فاسئلوا اھل الذکر اُٹھا دیتی ہے کیونکہ شرط ان کنتم لاتعلمون سے وہی لوگ سوال کے حکم میں شامل ہونگے جو جاہل ہیں نہ عالم۔ کما لایخفی علے اللبیب اور اگر آپ غیر مجتہد عالم کو عالم نہیں سمجھتے ہیں تو البتہ زیر حکم آیت کے داخل ہونگے۔ مگر آپ لوگ عالم نہیں ٹھہرینگے۔ پھر آپ لوگوں کو کوئی عالم نہیں کہیگا اور مقلد مولویوں کو جاہل کہتا ہے تو آپ لوگ بہت خفا ہوتے ہیں۔ دیکھو اب موحد مقلدوں کو کوئی جاہل کہے تو خفا نہ ہونا بلکہ بسر وچشم قبول کرلینا۔ آپ نے جو تقلید کے وجوب پر دلیل قائم کی ہے گو وہ طول طویل ہے مگر خلاصہ اس کا یہ ہے کہ (اس تقلید میں ایک قوت مقناطیسی رکھی گئی ہے جو کہ ہر غیر مجتہد سلیم الفطرۃ کو اپنی طرف کھینچ لانے پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی فطرۃ میں تقلید کا مادہ موجود ہم دیکھتے ہیں) آپ نے جب تقلید کے فطرتی ہونے پر یہ حجت قائم کی کہ انسانی فطرت میں تقلید کا مادہ ہم موجود دیکھتے ہیں تو غیر مجتہد کا قید لگانا گویا مجتہد کو اس فطرۃ سے علیحدہ کرنا ہے اور اس میں اس فطرۃ کا مادہ موجود ہونا آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں تو یہ فطرۃ مادہ انسان کا نہیں ٹھہرا ورنہ یہ تخلف بعض افراد کا کیسا۔ پس یہ دلیل عقلی آپ کے ہی بیان سے منقوض ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر اس کا فطرتی ہونا تسلیم کرلیا جاوے تو اس سے یہ کیونکر لازم ہوتا ہے کہ یہ تقلید اللہ تعالے کے دین میں صحیح اور قابل تسلیم ہو اور کسی کے قول کو بلا حجۃ تسلیم کرلینا مستلزم اس کے وجوب کا ہو۔ دیکھو اگر کسی نے کسی کے قول کو مان لیا تو یہ تقلید اس کی اس کے اعلم کے قول کے تسلیم کرنے میں اسکو مجبور کریگی۔ اور اس کی یہ تقلید حجت وبرہان کے ترک کو مستلزم ہوگی۔ وھو قبیح عند اہل العلم وسلیم الفطرت۔ پس اس تقلید ہی نے آپ کی تقلید کی لید نکالدی۔ علاوہ ازیں ہر ایک مذہب کا مقلد اپنی تقلید مذہبی میں آپ کی اس تقریر کو جاری کرکے اپنی تقلید کا وجوب ثابت کریگا۔ پھر تو شرک وکفر وغیرہ اعمال قبیحہ جو تقلیداً کئے جاتے ہیں وہ سب آپ کی اس دلیل سے واجب ہوجاوینگے۔ اب آپ کا شعر منقولہ تھوڑے تغیر کے ساتھ کیا ہی آپ کے حسب حال موزون ہوگیا ہے

نہ تنہا من درین میخانہ مستم
یہود وعیسی وکفار شد مست

یہ تو آپ کی دلیل عقلی کا نتیجہ ہوا جس سے کفر وشرک وغیرہ کے گھر آباد ہوگئے۔ اب آپ کی دلیل نقلی کا تار وپود کھولا جاتا ہے بغور سنو حدیث ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا سے آپ نے استدلال تقلید کے وجوب پر کی ہے اولاً تو آپ نے لفظ حدیث کو غلط نقل کی ہے جو بقاعدہ عربیت بھی غلط ہے۔ یعنی الی جحرھا کو الی الجحر بنایا ہے۔ دوم اس حدیث سے تقلید کا وجوب کیونکر ثابت ہوتا ہے کیا کسی جگہ کی خیریت وافضلیت اس جگہ کے تمام امور

کر واجب کردیتی ہے۔ تو پھر تو مکہ و مدینہ وغیرہ میں جتنے امور مروج ہیں سب ہی واجب ہونگے۔ ولیس کذلک بلکہ سفینہ آپ کے اس اجتہاد فاسد سے وہ سب امور سنن و مستحبات و مباحات جو فقہ میں مندرج ہیں اور امام اعظم اس کے قائل ہیں اور ملک حجاز میں مروج نہیں وہ سب گاؤ خورد دریا برد ہوگئے۔ ان سب مسائل کو آپ ترمیم فرماکر فقہا اور کتب فقہ کی غلطی کا ایک اعلان کر دیجئے یہ جواب تو آپ کے فہم کے موافق و مطابق ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک حجاز ہر زمانہ میں دینداری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ حدیث میں سید المرسلین آئندہ زمانہ کے لئے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملک حجاز دین کی روشنی سے منور ہوگا۔ اور تمامی ملک سے دین کی روشنی رفو چکر ہو جائیگی۔ اگر آپ کے نزدیک یہی زمانہ مراد ہے تو آپ کو اپنی بیدینی کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ مضمون یہ ہے کہ دین حجاز کی طرف ایسا سمٹ جائیگا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں۔ پس دین سمٹکر حجاز کی طرف چلا گیا اور آپ کے پاس دین نہ رہا۔ اور آپ نے جو حدیث مذکور سے مراد لی ہے محققین علماء حنفیہ اسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکی تردید فرماتے ہیں سنو علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں قال الداؤدی کان هذا فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقرن الذی کان فیہم والذین یلونہم خاصة لانه کان الامر مستقیما وقال القرطبی فیه تنبیه علی صحة مذهبهم وسلامتهم من البدع وان عملهم حجة کما رواه مالك قلت هذا انما کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین الی انقضاء القرون الثلاثة وهی تسعون سنة اما بعد فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی زماننا هذا علی ما لا یخفی انتهی

یعنی داؤدی نے کہا کہ یہ فضیلت رسول اللہ صلعم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں تھی کیونکہ اسوقت دین کا حال اچھا تھا اور قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ مذہب اہل حجاز کا صحیح ہے اور بدعت سے سالم ہے اور ان کا عمل حجت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات خاص رسول اللہ صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں تھی جب تک قرون ثلثہ تمام ہوئی اور وہ نوّے برس ہیں اور بعد قرون ثلثہ کے حالات بدل گئے اور بدعتیں پھیل گئیں خاصکر ہمارے زمانہ میں انتہی اور ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں ولو ادرك الاولون ما اعتقد الیه الآخرون مما علیه اهل زماننا الغافلون لحکموا بحرمة المجاورة فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرة الجهل وقلة العلم وظهور المنکرات وفشو البدع والسیئات واکل الحرام والشبهات انتهی

یعنی اگلے لوگ پچھلوں کا حال دیکھتے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے غافلوں کا حال ہے تو بلا شک وہ حرمین میں رہنے کو حرام کہتے کیونکہ ظلم اور جہالت اور کم علمی اور گناہ اور بدعت اور حرام خوری کثرت سے جاری ہے۔ یہ دو ہمارے پاس دو شاہد عادل محقق حنفیہ سے یعنی علامہ عینی حنفی اور ملا علی قاری حنفی کی ہیں جو اس حدیث سے ہمارے مخاطب کے استدلال کو غلط بتلاتے ہیں اور اس کو ڈانٹ دکھلاتے ہیں کہ حرمین شریفین میں بدعت وغیرہ کی کثرت ہے پھر وہاں کا فعل کیونکر حجت ہوسکتا ہے کیا اب بھی کوئی منصف حنفی میری ڈگری نہیں دیگا۔ اور ہمارے مخاطب کے دعویٰ اور دلیل کو جو اس کے دعویٰ پر چسپاں نہیں ہے خارج نہیں کریگا۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر، وید، حکیم صاحبان کی خدمت میں اپیل

اسوقت میرا یہ مطلب ہے کہ میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جسمیں پلیگ کے نہایت مفید نسخہ جات لکھے جاوینگے اور وہ بالکل مفت تقسیم کیا جاویگا۔ جن وید حکیم یا ڈاکٹر صاحبان نے ۸۰ فیصدی یا اس سے زیادہ صحت کرنیمیں شہرت حاصل کی ہے ان سے خط و کتابت کر رہا ہوں جہاں تک میرے نزدیک ہے انکے پاس با جو نسخہ جات ہیں بخل کرتے ہیں انکے پاس خود جاؤنگا اور اس طرح سے تمام نسخہ جات اکٹھے کرونگا۔

جو صاحب اسکو پڑھیں۔ اگر ان کے پاس کوئی نسخہ نہایت ہی مفید ہے۔ وہ براہ مہربانی مجھکو لکھیں۔ دیگر ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کی ہاں جس جس حکیم وید یا ڈاکٹر نے شہرت حاصل کی ہے یا جس صاحب کے پاس اسکو واسطے نہایت اعلیٰ نسخہ ہے ان سب کا نام میرے پاس لکھدیں میں انسے درخواست کرونگا کہ تباہ ہوتے ہوئے ہندوستانیوں کی خاطر اسکو لکھدیں۔ آپ صاحبان میں سے بھی جس جس صاحب نے جو دوائی یا نسخہ مفید پایا ہے وہ براہ مہربانی اطلاع بخشیں۔ یہ رسالہ جلد تیار کیا جاویگا اور ہزاروں بلکہ اگر ہوسکا تو لاکھوں کاپیاں چھپوا کر مفت تقسیم کیجاویگی کوشش کیجاویگی کہ مختلف زبانوں میں اسکو نکالا جاوے اسکو واسطے بھی مجھے مدد کی ضرورت ہے جسکیں سطے بھی عرض کرونگا۔ ٹھاکر دت شرما وید

ایڈیٹر اخبار دیش اوپکارک لاہور

ایڈیٹر۔ امید ہے کہ ناظرین حکماء و ڈاکٹر صاحبان اس اعلان کیطرف دل سے متوجہ ہونگے

چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

عیسائیوں کے بھ
ڈاکٹر فضل سلام کی
سیالکوٹ، وزیرآ
راولپنڈی گجرانوا
جالندھر، لدھیانہ
کہ عیسائیوں
ڈاکٹر فضل سلام جسمیں
کی صداقت میں
میں بیان کرتی ہو
صلیب دیجا جائیگا
میں درج ہے وہ اصل
کہ صلیب دیئے جائیگا
یعنی عیسائی اور
بالکل گمان کی پیر
موجودہ انجیل
تردید تثلیث ہے جو
شہرہ نسخہ قرآن
کہ بیانات کی کہو
صحیح کرنا اور حضرت
بیا جانا حضرت کا
انجیل مقدس میں
ذکر درج نہ ہونے
کہ فتنہ کو دنگو بگاڑ
دور ہونیکا ثبوت فیہ
موجودہ وہم مرزا
مقدس مسیح محمد
ہونیکی تیرہ ثبوت
مرزا غلام احمد قادیانی
اکیسواں جھوٹا نبی
غلام احمد کے نبی
مرزا غلام احمد کے مہدی
ہو الہام ہونگے سبحان اللہ نہ ہونگے جس میں نبوت اور مختلف قسم کے بالیس عقیدے ہیں جو باطل ہونگے ثبوت ہیں قیمت ۸/ رجسٹری چوندہ ۲/ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی

بوسۂ قبر

یا ایّھا الناظرون! پرچہ اہل فقہ مطبوعہ ... صفر میں ایک مضمون میں نے دیکھا جس میں قبر کو بوسہ دینے پر بحث لکھی تھی مگر نامہ نگار حسن پھلواری صاحب کے طرز تقریر پر ہمیں سخت تعجب ہے کہ آپ نے اس مسئلہ پر ایسی بحث کی ہے جس سے جواز اسکا ثابت ہوتا ہے مگر پھر آپ لکھتے ہیں:-

یہ میرا اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسۂ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئی ہے اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ بوسۂ قبر مطلقاً جائز ہے (اہل فقہ مورخہ ۲۲ مارچ)

تو پھر جناب بوسۂ قبر کیا ہے عجب بات ہے نہ ضروری ہے نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ مطلقاً جائز تو پھر کیا بلا ہے۔ جب اتنی بات جناب سمجھ چکے تھے کہ بوسۂ قبر نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ جائز تو پھر اتنی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت کیا پڑی تھی۔ جو فعل خود آپ کے نزدیک نہ مسنون ہے نہ جائز وغیرہ۔ تو اسپر عمل کرنا روا نہیں ہوگا جب عمل روا نہیں تو ایسے بڑے فعل کا رواج دینا عام میں ظاہر کرنا کیا کستقدر برا ہے افسوس صد افسوس۔ جیسے عالم ہونے کے دعویٰ سے لیسے ضعیف ضعیف۔ باقوال کو جس میں بعض علماء موافق ہیں تو اکثر مخالف ظاہر کرکے عوام کو بہکایا تو اب مسلمانوں میں توحید کیسے پھیلے گی اور کیا ہوگا۔ عوام تو مشائخوں اور علماء کی یہی حالت ہوگئی ہے خدا بچائے آہ

؎ مسلماناں مسلماناں مسلمانی مسلمانی ✦ ازیں آئین بے دیناں پشیمانی پشیمانی

افسوس ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ دوست حسن پھلواری صاحب خود آپ کے مذہب کے اکثر علماء اس سے منع کرتے ہیں پھر آپنے اپنے مذہب اور اپنی کتب کے خلاف کیسے لکھا اور جو بعض علماء نے اسکو جائز رکھا ہے یا تو وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ اصولی مسئلہ ہے المجتہد یخطئ و یصیب۔ اس اصول کے مطابق لغزش سے نہ کوئی عالم چھوٹا ہے نہ کوئی مجتہد (الا کلام رسول اللہ و قولہ) یہ تو ہمارا جواب آپ کے تمام مضمون کا ہے کہ ایسی باتیں صرف علما کی لغزش سے ہیں کوئی حدیث صحیح متواتر اس پر شاہد نہیں مگر آپنے مسند امام احمد کی حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن مروان نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا منہ رکھے تھے مروان نے کہا اے شخص کچھ جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے۔ (اور وہ منہ رکھنے والے ابو ایوب صحابی تھے) الخ گو اس حدیث کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے جنہیں سے امام نسائی بھی ہیں مگر تاہم اس حدیث میں ایک صحابی کا فعل ہے اور اب اس حدیث کو منکر آپ کیا کہیں گے جس میں صاف خود آنحضرت کے قول مبارک سے اس فعل کے

انعال کا منع آیا ہے دیکھو کیسی کھلی حدیث ہے عن انس ابن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ و یقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ و یصافحہ قال نعم ترجمہ حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول کوئی ہم میں ملتا ہے اپنے بھائی یا آشنا سے تو کیا اس کی تعظیم کو جھکنا چاہیے آپ نے فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا اس سے معانقہ کرنا اور اسکو بوسہ دینا فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا اسکا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا۔ آپنے فرمایا ہاں (ترمذی) اب آپ بتلا سکتے ہیں کہ آنحضرت نے جھکنے سے کیوں منع کیا (اسکی وجہ ہماری آخری تقریر میں ابھی انشاءاللہ معلوم ہوگی) خیر چلیے۔ پیارے ناظرین اور پیارے دوستو! سچ کہہ سکتے ہو جب اس حدیث کے مطابق انحنا احیاء کے لئے تک جائز نہیں۔ تو کہاں یہ جائز ہو کہ انحنا کرتے ہوئے بوسہ دیں اور بوسہ دیتے وقت سجدہ کی شکل ہو جائے (اللھم احفظنا) دوسرے صحیحین میں دیکھو خود حضرت عمر نے ایک مسنونہ فعل حجر اسود کے بوسہ پر کتنی کراہت ظاہر کی ہے کجا یہ کہ ایک غیر مسنونہ۔ غیر مستحب۔ غیر ضروری (بقول آپ ہی کے) فعل کو اکرہ اور اشبہ بالشرک نہ خیال کریں یہانتک۔ تو احادیث سے ہم نے کام لیا مگر اب علماء کے اقوال سے اسکی منعیت دیکھیے۔ احیاء العلوم میں ... امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مس المشاہد و تقبیلھا من عادۃ الیھود والنصاریٰ ترجمہ قبروں کو چومنا بوسہ دینا یہود و نصاریٰ کی عادت ہے۔ استغفراللہ۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے **تفہیمات** میں ہے من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ اثم اثما اکبر من القتل والزنا لیس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعو اللات والعزیٰ۔ ترجمہ جو کوئی اپنی کسی حاجت طلبی کے لئے اجمیر یا سالار مسعود غازی یا مثل اس کے اور کسی قبر کیطرف جاوے تو اسکا گناہ قتل و زنا کے گناہ سے بڑھکر ہے اور اسکا حال مخلوق پرستوں کے حال کے مطابق ہے یا لات اور عزیٰ (کافروں کے بت) کے پجاری کے برابر ہے۔

صاحبو! انصاف سے کہو جب قبر کی طرف حاجت کے لئے صرف جانا ہی زنا سے بڑھکر گناہ ہے تو کجا یہ کہ جاکر قبر کو بوسہ دینا جائز ہو اور گناہ نہو۔ اگر یہاں آپ کہینگے کہ بغیر حاجت طلب کرنے کے جائز ہے تو جناب قصور معاف۔ یہود و نصاریٰ

بھی تعظیم ہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے ہیں اور اُن سے حاجت طلب کرتے۔ پہلے پہل شیطان ایسی باتوں کو سوجھاتا ہے کہ اس میں کیا قباحت ہے یہ کیا برا ہے۔ پھر اس سے بڑی کام کرواتا ہے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) جن باتوں سے شرک پیدا ہو یہ اولاً ہے انکا انسداد بھی ایک امر شرعی ہے نہ اُسکی ترغیب جیسے حضرت عمرؓ نے اُس درخت کو جہاں حضرت سے بیعت لی تھی پرستش کے خوف سے اوکھڑوا دیا تھا۔ آہ اگلے لوگوں کے کیا احتیاط تھی وہ کیسے ذوابت کیا ہو گئے افسوس حظاہم بالیۃ ودیارہم خالیۃ رسومہم تدعفت وحسومہم قد انطفت حتے مابقی منہم احد۔ شعر

تبدد ہم ایام البلا فشدت + وفرقہم ریب المنون فغرقوا

ہائے ہائے! اصحاب اور ایسے ہی علماء کی کوشش سے توحید روم سے شام تک پہنچی پورب پچھم پہلی۔ نہ ان حضرات کو اپنی نام وری مقصود تھی نہ ہی انکو صندا دریہٹ سے کام (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) مگر آجکل کے علماء . . . . . یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے ضعیف ضعیف باتوں سے ناہم بے علم لوگ دھوکا کھا جائیں گے اور علاوہ بر آں ایک فعل کو باوجود ضروری نہ جاننے کے مشتہر کرنا تو سخت نادانی ہے۔ کیا جناب عالی! آپ کتب فقہ کو بھی بالائے طاق رکھ چکے ہیں اور آپ کے علماء کو دیکھئے کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ وہی حضرت نہیں جو اہل فقہ کے پہلے پہلے نمبروں میں ایک نمبر میں یہ درج کروایا تھا کہ اہل حدیث اسی وجہ سے اہل حدیث نہیں ہیں کہ سماع موتی۔ توسل۔ استمداد کے قائل نہیں اور حالانکہ احادیث میں یہ سب ہے دغیرہ جسکا معقول جواب اہل حدیث کے کسی نمبر میں بایں عنوان (سماع موتے۔ توسل۔ استمداد ثابت نہیں) دیا تھا اور انکا رد کتب فقہ اور احادیث سے کیا تھا۔ باوجود اسکے کہ آپکا دعوےٰ حنفی المذہب ہم نیکا ہے مگر سماع موتی۔ توسل۔ استعانت کو جائز بنایا تھا اور حنفی المذہب میں نہ سماع موتے ہے نہ استعانت وغیرہ۔ اسی طرح اب بھی آپنے اپنے مذہب اور کتب اور اپنے علماء کے خلاف کیا ہے۔ اب قبر دار طوالت کے خوف سے کہیں تو مختصر عبارت لکھدیتے ہیں اور جہاں عربی یا فارسی عبارت اہل کتب میں طول تھی اسکا مختصر ترجمہ لکھدیتے ہیں اور کتب کے نام بھی کہتے جائینگے جسکو خواہش ہو ان کتب کا ضرور مطالعہ کرے تاکہ اس مسئلہ کی پوری تحقیق معلوم ہو سکے۔

(۱) درمختار میں لکھا ہے کہ زمین بوسی حرام ہے طحطاوی نے اسکی علت یہ بتائی ہے کہ اس میں سجدہ غیر خدا کی صورت معلوم ہوتی ہے اور عین الحیات صفحہ ۱۹ میں بھی لکھا ہوا ہے۔ اب بتلائیے سجدہ غیر خدا شرک ہے یا نہیں۔ جب زمین بوسی سجدہ غیر خدا کے مشابہ ہے تو کیا برا کیا سیف الاقتاب مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو قبر بوسی کو مشابہ بشرک کہا (دفاتم دیکھ تفصیل)

(۲) شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق صاحب حنفی دہلوی رسالہ جنائز میں لکھتے ہیں "دست نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ ندہد و منحنی نشود و بخاک نمالد کہ ایں عبادت نصاریٰ است کذا فی عامۃ الکتب" ترجمہ۔ کوئی شخص قبر پہ ہاتھ نہ رکھے۔ مسح نہ کرے قبر کو بوسہ نہ دے جھک نہ جاوے۔ یہ سب عبادت نصاریٰ کی ہے اسی طرح ہے عام کتابوں میں" پھر اس عبارت کے بعد مولوی اسمٰعیل صاحب کے سفینۃ النجات اور شیخ عبد الحق صاحب کے ترجمہ مشکوٰۃ سے بوسہ قبر وغیرہ کی ممانعت بتلائے ثابت کئے ہیں اور پھر مختصر الفلاح نووی اور باب المناسک اور شرح عین العلم ورسالہ ملا علی قاری کی عبارت لکھے ہیں۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بوسہ نہ لیوے قبر شریف کی زیارت کے وقت دیوار کا اور نہ اُسکو چھوئے کیونکہ وہ خاصہ بعض ارکان کعبہ کا ہے مثل حجر اسود کے اور نہ چمٹے اور نہ طواف کرے اس لئے کہ طواف خصیصہ کعبہ شریف کا ہے اسلئے یہ سب حرام ہیں اور یہ جو انبیا اور اولیا کے قبروں کے گرد جو جاہل پھرتے ہیں گو وہ اہل ہیں مشایخ وعلما ہوں انکے کرنیکا کچھ اعتبار نہ کرے اور نہ جھکے اور نہ زمین بوسی کرے کیونکہ یہ سب بدعت غیر مستحسن مکروہ ہے اور سجدہ جو ہے اُس کے حرام ہونے میں کچھ شک ہی نہیں۔ پھر اسی قبر بوسی کے بدعت مکروہ تحریمی ہونے پر قول زمخشری اور حلبی اور شرنبلالی کا لائے ہیں پستی کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر کے بوسہ دینے سجدہ کرنے وغیرہا میں کوئی حدیث ہے نہ آیت اور نہ سنت ہی اور نہ کوئی اثر صحابی کا اور نہ اس باب میں کوئی قول امام معتبر کا ہے اور بوسہ دینا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے ثابت ہی نہیں (اس عبارت کو غور سے دیکھو اور ضرور رسالہ جنائز کا مطالعہ کرو) تو پھر سب حال کھل جائیگا۔ اور پھر اکثر علماء کے اقوال سے انکار رد پاؤ گے۔

اور صفحہ (۳) مدارج النبوۃ میں ہے اور اُس کی عبارت یہ ہے "بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ست و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہی میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز است" ترجمہ۔ قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا کلہ رکھنا حرام ممنوع ہے اور جو روایت فقہی ہے کہ قبر والدین کو بوسہ دے یہ جائز نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ جائز نہیں۔

فتوحات اہلحدیث۔ جسکو ... پنجاب۔ اودہ۔ بنگال اور افغانستان کی عدالتوں میں ... مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

اور سنو: ابن الحاج اپنی کتاب مدخل نام میں بنانے قبر کے گرد پھرنے ہاتھ لگانے کپڑے اُس پر ڈالنے سے منع کر کے کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے کیونکہ تبرک تو تابعداری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتا ہے (اور جو اہوار کے تابع ہیں) شیخ ایسے کاموں سے۔ اور نہ تھی پرستش بتوں کی اگلے کافروں میں مگر اسی تعظیم اور تبرک سمجھنے کی وجہ سے اور اسی واسطے مکروہ کہہ گئے ہیں اکثر علماء کعبہ کی دیوار کو یا مسجد کی دیوار کو یا قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر چومنے سے۔ انتہی

غور کی جا ہے علماء سلف کی کتنی احتیاط تھی کہ وہ دیواروں کعبہ تک بلکہ قرآن شریف تک چومنے سے منع کر گئے تو جناب قبر کا بوسہ کب اور کیا روا ہوگا ناظرین تمکین انصاف آگین ان اقوال کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں۔ ان اقوال میں بعض علماء کے قول سے بوسہ قبر حرام معلوم ہوتا ہے اور بعض کے قول سے بدعت وغیرہ۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب حامی کتاب و سنت ماحی شرک و بدعت نے کیا انوکھی بات کی جو اسکو مشابہ شرک کہا اور جو آپ کو غضب میں ڈالا مولوی صاحب زاد اللہ ہمتہ نے خوب کیا جو مشابہ شرک بتایا۔ سنو! ہم اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ حدیث بالا جو ہم نے نقل کیا ہے اُس میں انحنا منع آیا ہے اور علماء نے بھی اس سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ یہ مثل رکوع کے ہو جاتا ہے اور رکوع اور سجود خاص خدائے وحدہ لاشریک لہ کیلئے ہے اور شرک کی تعریف یہ ہے کہ ذات و صفات میں غیر خدا کو شریک کریں۔ ایک صفت جو خاص خدا ہی کے لئے مخصوص ہے اور ایک عمل جو خاص خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اُس عمل میں غیر کی شرکت کیا شرک نہیں۔ کیا آپ کو اس کے شرک ہونے میں شک ہے۔ جب بوسہ قبر کو دیا جائیگا تو سر قبر پر رکھنا پڑیگا اور انحناء مثل رکوع ضرور ہوگا۔ اور یہ کچھ سجدہ اور رکوع سے کم نہیں اور سجدہ اور رکوع خاص خدا کے لئے ہے۔ اب فرمایئے کیا مشابہ شرک کہنا بُرا ہوگیا۔ لیجئے میں اشبہ بالشرک کہتا ہوں۔ صاحبو! اب ہم النجم اور وطن کی خالفت پر پوری تصدیق کرتے ہیں اور پھر اسکو سچ جانتے ہیں جو وطن النجم کی عبارت سے مفہوم ہوتا تھا کہ اہل فقہ سے شرک ترقی پر ہے۔ غضب تو یہ ہے جس احتیاط کو علمائے سلف کام میں لاتے تھے چند علماء کے اقوال تو پیش کر دئے ہیں مگر جو اکثر آن محقق علماء نے اسکو منع کہا ہے حرام بتایا ہے اُسکا خیال ہی نہ کیا۔ حدیث صحیح سے تو آپ قیامت تک اسکا جواز نہ نکال سکینگے اور جو حدیث مسند امام احمد کی نقل کی ہے اُس میں اکثر محدثین کو کلام ہے پھر حدیث ضعیف قابل تمسک اہل سنت والجماعت اہل حدیث کے کیسے ہوگی۔ ذرا سنبھل کر تقریر فرمایا کیجئے۔ غضب غصہ کی کوئی بات نہیں ہے

ہر آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

ویدسی عجیب قسم کی طلاق (قسم اول)

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ:

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دی کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے لیکن اُس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے" ف اس عبارت سے صاف صاف آفتاب نیمروز کی مانند ظاہر ہورہا ہے کہ وید کا یہ حکم ہے کہ جس مرد سے اولاد پیدا نہوتی ہو وہ اپنی عورت کو خود اجازت دیوے کہ اے نیکبخت جا اور کسی دوسرے مرد سے اپنے اندر نطفہ ڈلوا کر اولاد حاصل کرلے واہ ری وید مقدس تیری حیا سوز تعلیم سے قربان۔

ویدسے دوسری قسم کی طلاق

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۱ میں لکھا ہے کہ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے" ف اس عبارت سے صاف روشن ہورہا ہے کہ مرد کی اجازت کی سوا بھی عورت غیر مرد سے جماع کر سکتی ہے اور اگر اُس سے اولاد پیدا ہو جائے تو اُنکو اپنے پہلے خاوند کی جائیداد کا وارث کر سکتی ہے واہ ری وید مقدس تیری خلاف عقل اور حیا سوز تعلیم سے قربان۔ کوئی عورت جب خاوند سے ناراض ہو جاوے اُسکو تو دوسرے شخصوں سے اولاد کا بہانہ کر کے زنا کرنے کی اجازت دیتا ہے پھر اس انصاف کے بھی قربان جسکا لڑکا یعنے جس کے نطفہ سے پیدا ہوا اُسکا تو وہ وارث نہو اور جسکا وہ نطفہ نہیں تو اُسکا اُسکو وارث بتاتا ہے۔ تو خود ہی انصاف کر یہ تیری عقلمندی ہے یا نادانی۔ (خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۸۲)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ: **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

* علاوہ اس کے اُس میں بوسہ کا ذکر نہیں بلکہ منہ رکھنے کا ہے جو عموماً غم زدہ آدمی کیا کرتا ہے (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۲۷۶ - گھروں میں محفل میلاد کا انعقاد کرنا یا محفل میلاد میں دعوت دینے پر شریک ہونا و بعد قصائد خوانی وغیرہ و پس از ختم میلاد و فاتحہ خوانی جو مٹھائی اس محفل میں تقسیم ہوتی ہیں اُس کا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۲۷۷ - اگر کسی نے رکوع سے اُٹھتے وقت بجائے تسمیع تکبیر کہی یا اکثر بحالت رکوع سجدہ کی تسبیح کہی یا اس کے خلاف تو نماز ہو گئی یا نہ - جہری فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا چاہئے یا نہ۔

س نمبر ۲۷۹ - جب توسل ناجائز ہے - تو دعائیں کو اردو یا فارسی یا عربی ان الفاظ سے دعا کرنی جائز ہے یا نہیں - مرا خاتمہ نیک کر دے خدا بطفیل جناب احمد مجتبیٰ وسیلہ سے بوبکر و عثمان کے بہ عثمان و بہر علی مرتضیٰ - بہر حسنین و فاطمہ کے سبب تو مقبول کر بس یہ میری دعا - خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول * من و دست و دامان آل رسول۔

اللھم ارزقنی فی الدنیا زیارۃ الحرمین الشریفین واعطنی فی الاٰخرۃ شفاعۃ السید الثقلین بحرمۃ جد الحسن والحسین اللھم اصلح لی من ذریتی ومن اھلی ومن مالی ومن ما ... بوسیلۃ النبی وآلہ الامجاد ...

ج نمبر ۲۷۶ - مروجہ محفل میلاد تو سخت بدعت قبیحہ ہے - اسمیں مٹھائی اگر نذر لغیر اللہ یا بغرض شہرت ہے تو وہ بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے لا یؤکل طعام المتبارئین یعنی ریاکاری اور شہرت طلبی کی دعوت نہ کھائی جاوے اور اگر دونوں آفتوں سے پاک ہے تو حلال ہے مگر مجلس مذکور میں شریک ہو کر کھانا گناہ سے خالی نہیں۔

ج نمبر ۲۷۷ - نماز ہو جائیگی - احتیاطاً سجدہ سہو کر لے - امام کی غلطی پر لقمہ کر دینا جائز ہے - ممانعت کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۷۹ - اس قسم کے الفاظ سے وسیلہ پکڑنا کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا - اگر یہ جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عباس کو ساتھ لیکر مینہ مانگنے نہ جاتے بلکہ یہ کہتے کہ اللہ اے اللہ بطفیل محمد مجتبیٰ ہم پر مینہ برسا - جب یہ نہ کیا اور کسی صحابی نے یہ راہ نہ دی تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے توسل اُس زمانہ میں مروج نہ تھے پس جائز نہیں

ان سوالوں کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ داخل ہوئے جو غریب فنڈ میں دئے گئے۔

ج نمبر ۲۸۰* - زکوٰۃ کا مال سردار قوم کے پاس جمع ہونا چاہئے - اگر سردار نہ ہو تو حسب الحکم قرآنی تقسیم کرنا چاہئے جنہیں مسافر بھی حقدار ہیں پس واعظ اگر غریب آدمی ہے تو زکوٰۃ کے مال سے اُنکی خدمت بھی جائز ہے - مسافر غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں - ہاں اگر وہ مسافری میں ایسا شکستہ حال ہے کہ اپنے مال سے جو دور دراز ملک میں ہے فائدہ نہیں لے سکتا تو اُسکو بھی دینا جایز ہے غنی کو صدقات کا کھانا جائز نہیں ہے۔

ج نمبر ۲۸۱ - جنبی عورت کو سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں - سر پر ہاتھ سے تین دفعہ پانی ڈال لے بس کافی ہے - حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۲۸۲ - جنبی کو نماز قرآن وظیفہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے مگر کھانا کھانے سے منع نہیں۔

ج نمبر ۲۸۳ - تجارت کے غلہ میں وہ زکوٰۃ نہیں جو پیداوار میں ہے بلکہ جو زکوٰۃ مال تجارت میں ہے وہ ہے جسکا حساب سال بعد ہوتا ہے۔

حسب قاعدہ ۸ر کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں دئے گئے - جزاکم اللہ -

س نمبر ۲۸۴ - ڈاڑھی کس قدر رکھنی چاہئے جس حدیث سے ڈاڑھی کا منڈانا منع ہے وہ مطلوب ہے۔

س نمبر ۲۸۵ - جو ڈاڑھی والے کو سخت ملامت کرے اور کہے کہ ڈاڑھی منڈانے سے کوئی گناہ نہیں جیسے ملاں لوگوں کا جھوٹ ہے۔

س نمبر ۲۸۶ - سوالی اگر منشی یا غیر شرع یا کفار یا ملا معلوم ہو تو اسکو کچھ براہ خدا دینا چاہئے یا نہ - ہر ایک کا مفصل جواب عنایت فرمادیں

س نمبر ۲۸۷ - چہرہ کے بال پیشانی والے اور منہ والے اور ناک والے اور گردن کے بال بھی چھوانے منع ہیں یا نہیں - دستخط بیمار نمبر (۹۵۱)

ج نمبر ۲۸۴ - قرآن مجید سے ڈاڑھی کا ثبوت ملتا ہے لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا میری ڈاڑھی نہ پکڑو - حدیث شریف میں آیا ہے کہ مشرکوں کی مشابہت نہ کیا کرو ڈاڑھی لمبی رکھا کرو - یہ حدیث بخاری مسلم کی قاعدے سے ہے - ج نمبر ۲۸۵ - ڈاڑھی والوں کو ملامت کرنیوالا سخت گنہگار ہے اسے توبہ کرنی چاہئے - ج نمبر ۲۸۶ - سوالی کوئی ہو اُسکا حق ہے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے قرآن کا حکم ہے أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ج نمبر ۲۸۷ - ان بالوں کے نوچنے کی ممانعت ...

* ان جوابوں کے سوالات بلکہ یہ جوابات بھی گم ہو گئے تھے - کئی دنوں بعد جوابات ملے مگر سوالات نہیں ملے اس لئے سائل اپنا مطلب جوابوں ہی سے پالے - (اڈیٹر)

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ دہرم پال جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۸ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت عہ محصول ڈاک علاوہ مینجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو آجکل الہام بالکل بند ہیں۔ افسوس

راولپنڈی میں وکلا ماخوذین کا مقدمہ ہنوز چل رہا ہے۔ اُن کے علاوہ قریباً ۴۰ آدمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔

لاہور میں بھی اڈیٹر انڈیا اور اڈیٹر ہندوستان کا مقدمہ چل رہا ہے فرد جرم لگایا گیا۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی دو تین ہفتوں سے سخت علیل ہیں ناظرین دعائے خیر کریں۔ اللہم عافہ واعف عنہ۔ مولانا صاحب آجکل مظفرپور میں بہ سلسلہ علاج حکیم فضل حسین صاحب مقیم ہیں (اس کے بعد تار آیا کہ بیماری سے آرام ہے۔ ضعف ہے)

مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی کو بھی وجع صدر کی تکلیف رہتی ہے ناظرین دعا فرماویں۔ خدا ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔

بدایوں میں مولوی عبدالقادر مرحوم کا عرس تھا۔ بیرونجات سے مولوی صاحبان آئے تھے۔ ایڈیٹر اہل فقہ بھی شریک تھے۔ وعظ میں بیان ہوا کہ قبروں کو تعظیمی سجدہ جائز ہے۔ میں نے ایڈیٹر اہل فقہ سے بھی پوچھا کہ کیا قبروں کو سجدہ جائز ہے۔ اُنہوں نے بھی کوئی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب کی قبر شریف سے جب چلے ہیں تو قوال گاتے جاتے تھے کہ یہ میلہ ہے قادری فقیروں کا اس میں سرور انبیا بھی سر جھکاتے ہیں۔ مولوی صاحبان پیچھے سے ان قوالوں پر پھولوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ یہ ہیں ہمارے مسلمانوں کے رہنما (نامہ نگار)

امرتسر سٹیشن پر اس ہفتہ چار آدمی گاڑی سے کٹے۔ ذمہ دار کوئی نہیں۔

النجم لکھنو نے مرزا صاحب حیرت دہلوی کے ساتھ ملکر اعلان کیا ہے کہ کوئی شیعہ مجتہد بھی قرآن مجید کا ایک رکوع صحیح نہیں پڑھ سکتا۔

بعض بنگالی کلکتہ میں مسٹر آرے کی تمام تصانیف کی جلدیں جمع کرکے جلانے والے ہیں (کوڑھی کا غصہ گودڑی پر)

ضلع سیالکوٹ کے اکثر دیہات کی گیہوں اس سال زیرہ کی پھوٹی بہت ثابت ہوئی ہے۔ یہ وہ ناس ہے جو کف دست سے گیہوں کے دانے ہوا ہو جاتے ہیں۔ آٹا اس گیہوں کا سیاہ رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ (عموماً اس دفعہ تمام پنجاب میں گیہوں کا دانہ چھوٹا اور سیاہ ہے)

مقدمہ سڈیشن لاہور میں ملزمان الیشر داس و امبا پرشاد کے نام گرفتاری کا سرکاری اشتہار نافذ کیا گیا اور دونوں کی جائداد ضبطی کا حکم دیا گیا۔ جسمیں خورشید عالم پریس گوجرانوالہ بھی شامل ہے۔

جناب مولوی محمد عثمان صاحب خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم علیگڈہی بحکم گورنمنٹ علی گڑھ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اہلحدیث کی طرف سے مبارک۔

مقدمہ بلوہ راولپنڈی میں عبداللہ نام مفرور گواہ جسپر دروغ حلفی کا الزام تھا۔ گجرات سے پکڑا آیا۔ گواہ نے کہا کہ بے انت سنگھ پلیڈر نے ورغلایا تھا۔ اسپر اسکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے بے انت سنگھ پلیڈر سے بھی جواب طلب کیا ہے۔ یہ نیا شگوفہ ہے دیکھئے کیا ہو۔

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ مانڈلے میں ایک ہی قلعہ میں ایک دوسرے سے ۵۰ قدم کے فاصلے پر رہتے ہیں اور باہم بات چیت نہیں کر سکتے۔ اور ایک پوری گورکھا کمپنی ان کی حفاظت کرتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کے آرام کے لئے ایک پلنگ اور ضروری سامان موجود ہے مگر اجیت سنگھ کو ان سے کم۔ اس کی حیثیت کے مطابق ملا ہے۔ (امرتسر کا ایک شخص چشم دید بیان کرتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کے لئے دو اسپہ گاڑی بھی سیر کے لئے ہے۔)

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۲ جون کو ۲۲۴۰۹ اموات طاعون سے واقعہ ہوئیں

نوابصاحب جوناگڈھ کے لئے آئندہ پندرہ توپوں کی شلک سلامی سر ہوا کرے گی۔

برازیل کے دو علما نے ایک عجیب تدبیر ایجاد کی ہے کہ انسان کا جسم بعد وفات کے گویا بالکل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ امتداد زمانہ سے بگڑنے نہیں پاتا ہے۔ اس طریق سے انسانی لاش سے ہی یادگاری بُت کا کام لے سکتے ہیں کہ جس کا بگڑ کر ہو بہو صورت نا ممکن ہے۔ صاحبان مذکور نے اپنی ایجاد کا پیٹنٹ کرایا ہے۔ صورت اور خط و خال اور رنگت وغیرہ میں بھی مطلق فرق نہیں آنے پاتا ہے۔

میلہ جالپور کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ۱۲ ہندو بدمعاشوں کو ایک ہزار روپے سے لیکر دو سو روپے تک حسب حیثیت سزائے جرمانہ دی۔

ahmadimuslim.de

نسخہ جات مفت

خود بنا لو

نسخہ جات مفت

بال اگانے کا پوڈر وعرق وتیل وصابون۔ کافور گا گلاس۔ گولی گلاس پارہ۔ گلاس گندھک۔ لاکا فور۔
اسٹین منجن۔ طلاء۔ ادویہ مسرعت وتقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ تحفہ تجربات شرائین دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے ++

امرت کی دہار

نے حسب الحکم پایا ہے اس کے مکمل بیان کیواسطے ایک دفتر چاہیئے مختصر ارسالہ آب حیات میں مل سکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔ امرت کی دہار تقریبا کل امراض مثل سر درد پیٹ درد۔ تمام درد و نزلہ میں لی واندرونی۔ بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بد ہضمی مسکی۔ ڈاڑھ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ درد کلیجہ۔ پھوڑا۔ امراض معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان وعورات۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں جوانوں اور عورتوں کو ہو جاتی ہیں حکمی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑہ وزن بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطر سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور دوا کی کم ضرورت ہے۔۔۔ دس ہزار شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں بڑے بڑے ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہم نے اس کے خریداروں کے واسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اول قسم کے سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ ۱۲ نمونہ آٹھ آنہ۔ ہر نمونہ کے ساتھ تحفہ تجربات شرائین مفت ملیگی۔

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکو دراں حالیکہ اسوقت دنیا کی بڑی بڑی طبی تحقیقاتیں ثابت ہو چکی ہیں کہ
مرض در اصل ایک ہی ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار در حقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزار ہا من دوا کی بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں آسانی سے اس ایک شیشی سے کل کا علاج کر سکتا ہے اب تک ولیس یکطرفہ ڈگری نہ کیجیئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سننا آپکا فرض ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آب حیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں یہ اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے نوٹ خط وکتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے۔ امرت کی دہار لاہور

خط کا پتہ شرما وینا لکھ ۔۔۔ ۔۔۔
قبا دیش مصنف رسالہ جاطبی لاہور

اکثر اہل شہر بلکہ ۔۔۔ ۔۔۔

ahmadiyya-muslim.de